Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۳۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعرات

The Daily **ALFAZL** RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد جہلمی

قیمت ۴۰ پیسے

جلد ۶۸/۳۳	۱۱ صفر ۱۳۹۹ھ ۔ ۱۱ صلح ۱۳۵۸ہش ۔ ۱۱ جنوری ۱۹۷۹ء	نمبر ۹

بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم، جواہر الکلام

اُخروی زندگی کا گھر ہی درحقیقت اصلی گھر کہلا سکتا ہے

اُس زندگی کا سب سے بڑا انعام اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کی خوشنودی ہے

ارشادِ باری تعالیٰ

اِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَۃَ لَھِیَ الْحَیَوَانُ لَوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ (العنکبوت ۶۵)

ترجمہ:۔ اُخروی زندگی کا گھر ہی درحقیقت اصلی زندگی کا گھر کہلا سکتا ہے کاش کہ لوگ جانتے!

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی:۔ اَعْدَدْتُ لِعِبَادِیَ الصّٰلِحِیْنَ مَا لَا عَیْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ۔ (بخاری)

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے ایسی ایسی نعمتیں تیار کی ہوئی ہیں کہ جن کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سُنا بلکہ کسی انسان کے دل میں بھی ان کا خیال نہیں گذرا۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"اعلیٰ درجے کی خوشی خدا میں ملتی ہے جس سے پرے کوئی خوشی نہیں ہے۔ جنّت پوشیدہ کو کہتے ہیں۔ اور جنّت کو جنّت اِس لئے کہتے ہیں کہ وہ نعمتوں سے ڈھکی ہوئی ہے۔ اصل جنّت خدا ہے جس کی طرف تردّد منسوب ہی نہیں ہوتا اِس لئے بہشت کے اعظم ترین انعامات میں رِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰہِ اَکْبَرُ ہی رکھا ہے۔ انسان انسان کی حیثیت سے کسی نہ کسی دُکھ اور تردّد میں ہوتا ہے مگر جس قدر قُربِ الٰہی حاصل کرتا جاتا ہے اور تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہِ سے رنگین ہوتا جاتا ہے اسی قدر اصل سُکھ اور آرام پاتا ہے۔ جس قدر قُربِ الٰہی ہوگا لازمی طور پر اُسی قدر خدا کی نعمتوں سے حصّہ لے گا اور رفع کے معنے اسی پر دلالت کرتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۳۷)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۱ جنوری۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے، الحمد للہ

احبابِ جماعت توجہ اور التزام کے ساتھ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے حضور کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے، تا دیر سلامت رکھے اور ہر لحہ اپنی خاص تائید و نصرت کے سایہ میں رکھے۔ آمین

ونگ کمانڈر عزیزم میاں عبدالرشید صاحب کی اہلیہ صاحبہ کا چند روز قبل اپریشن ہوا تھا۔ اپریشن تو کامیاب رہا مگر ابھی بے چینی اور بے خوابی کی تکلیف ہے بخار بھی ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحتِ کاملہ عطا فرمائے۔

(خاکسار میاں عبدالحی مربّی سلسلہ مقیم واہ کینٹ)

اللہ تعالیٰ نے میرے بڑے بھائی مکرم صالح محمد خان صاحب شاہد سابق مبلّغ ماریشس کو دو بیٹوں کے بعد بروز دوشنبہ مورخہ ۸ جنوری ۱۹۷۹ء کو بیٹی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ مکرم فتح محمد خان صاحب کی پوتی اور مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب بقاپوری (ابن حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب بقاپوری رضی اللہ عنہ) کی نواسی ہے۔ نام امۃ البصیر وجیہہ تجویز ہوا ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچی کو صحت والی لمبی عمر دے۔ نیک۔ خادمۂ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین ہو۔

(حافظ بُرہان محمد خان متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ)

ضرورت اساتذہ

مجلس نصرت جہاں کو چند کیمسٹری، فزکس اور ریاضی کے مضامین میں ایم۔ ایس سی اساتذہ کی ضرورت ہے بی۔ ایڈ اور تعلیمی تجربہ رکھنے والے اساتذہ کو ترجیح دی جائے گی۔ خدمتِ دین کا شوق رکھنے والے نوجوان اپنی درخواستیں دو عدد چھوٹے سائز کی فوٹو اور ڈگریوں کی فوٹو سٹیٹ نقول کے ساتھ ارسال فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں)

ناظمینِ اطفال فوری توجّہ فرمائیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے وقفِ جدید کے سالِ نَو (۱۹۷۹ء) کا اعلان فرما دیا ہے جملہ ناظمینِ اطفال اس بات کا اہتمام فرمائیں کہ ان کی مجلس کے سَو فیصد بچے اور بچیاں وقفِ جدید دفتر اطفال میں شریک ہوں۔ (سیکرٹری وقفِ جدید مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۱ر صفر ۱۳۹۹ھ

۱۱ر صلح ۱۳۵۸ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہدایت پانے اور نجات حاصل کرنے کا خدائی قانون

ایمان لانے کا محض زبانی اقرار اپنے اندر چنداں اہمیت نہیں رکھتا۔ اسے اہمیت اُس وقت حاصل ہوتی ہے جب ایمان لانے والا عند اللہ ہدایت یافتہ شمار ہو۔ جہاں تک ہدایت کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بار بار فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے ہدایت سے نوازتا ہے اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ بغیر کسی اصول اور قانون کے جس کو چاہتا ہے ہدایت دے دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے اسے ہدایت سے محروم رکھتا ہے۔ اُس نے متعدد جگہ یہ بھی فرمایا ہے کہ وہ ہدایت کی راہ کسے دکھاتا ہے اور کسے ہدایت کی راہ نہیں دکھاتا۔

جہاں تک بعض لوگوں کو ہدایت کی راہ نہ دکھانے کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا ہے کہ یہ لوگ کون ہیں۔ چنانچہ فرماتا ہے:۔

(۱) "اِنَّ اللّٰہَ لَا یَھْدِی الْقَوْمَ الْکٰفِرِیْنَ ○" (المائدہ آیت ۶۸)

ترجمہ: اللہ کافر لوگوں کو ہرگز (کامیابی کی) راہ نہیں دکھائے گا۔

(۲) "وَاللّٰہُ لَا یَھْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ ○" (المائدہ آیت ۱۰۹)

ترجمہ:۔ اور (یاد رکھو) اللہ نافرمانوں (اور سرکشوں) کو ہدایت نہیں دیتا۔

(۳) "وَاللّٰہُ لَا یَھْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ○" (البقرہ آیت ۲۵۹)

ترجمہ:۔ اور اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔

(۴) "اِنَّ اللّٰہَ لَا یَھْدِیْ مَنْ ھُوَ کٰذِبٌ کَفَّارٌ ○" (الزمر آیت ۴)

ترجمہ:۔ اللہ یقیناً جھوٹے اور ناشکر گزار کو کامیابی کا راستہ نہیں دکھاتا

(۵) "اِنَّ اللّٰہَ لَا یَھْدِیْ مَنْ ھُوَ مُسْرِفٌ کَذَّابٌ ○"

(المومن آیت ۲۹)

ترجمہ:۔ یقیناً اللہ حد سے بڑھے ہوئے اور بہت جھوٹ بولنے والے کو کبھی ہدایت نہیں دیتا۔

ان آیات سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کفر کا ارتکاب کرنے والوں، نافرمانوں، ظالموں، ناشکر گزاروں اور جھوٹوں کو ہدایت نہیں دیتا۔ مراد اس سے یہ ہے کہ جو لوگ کفر کا ارتکاب کرتے ہیں۔ نافرمانی کے مرتکب ہوتے ہیں، ظلم کو اپنا وطیرہ بناتے ہیں۔ ناشکر گزاری کرتے ہیں اور جھوٹ بولتے ہیں وہ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں ہدایت یافتہ نہیں ہوتے وہ خود اس شرف سے اپنے آپ کو محروم کر لیتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ خدا کی نگاہ میں اس اعزاز کے مستحق وہی ہوتے ہیں جو ایمان کے عملی تقاضوں کو پورا کرتے ہیں۔ کامل فرمانبرداری اختیار کرتے ہیں۔ ظلم کے قریب نہیں جاتے۔ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے شکر گزار رہتے ہیں اور سچ کو کسی حال میں بھی ہاتھ سے نہیں چھوڑتے۔

یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ ہدایت سے کیا مراد ہے اور کن کا شمار ہدایت یافتہ لوگوں میں ہوتا ہے۔ ان سوالوں کا جواب سورۃ العنکبوت کی آخری آیت میں مل جاتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

"وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا"

ترجمہ: اور وہ لوگ جو ہم سے ملنے کی کوشش کرتے ہیں ہم ضرور انہیں اپنے رستوں کی طرف آنے (یعنی ہدایت یافتہ بننے) کی توفیق دیں گے۔

اس سے ثابت ہے کہ وصول الی اللہ کا دوسرا نام ہدایت ہے حقیقی معنوں میں ہدایت یافتہ وہی ہوتے ہیں جنہیں وصال الٰہی نصیب ہو جاتا ہے اور خدا تعالیٰ انہیں ہی اس عظیم الشان نعمت سے سرفراز فرماتا ہے جو اس کے لئے مجاہدہ کرتے ہیں۔ ہدایت جس کا دوسرا نام نجات ہے خدا تعالیٰ کے فضل پر موقوف ہوتی ہے لیکن اس کے فضل کو جذب کرنے کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ انسان اُس قانون کی پابندی کرے جو اس ضمن میں اللہ تعالیٰ نے مقرر کیا ہے۔ اس کے تحت اسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی اور اتباع کر کے خود اپنے اندر ایک پاک تبدیلی پیدا کرنا ہوتی ہے۔ جب وہ یہ پاک تبدیلی پیدا کر دکھاتا ہے تو خدا تعالیٰ کا فضل آسمان سے نازل ہوتا اور اسے نفس مطمئنہ عطا کر دیتا ہے اور اسی دنیا میں اسے بہشتی زندگی عطا ہو جاتی ہے اس بہشتی زندگی کا نام ہی ہدایت اور نجات ہے۔ چنانچہ ہدایت اور نجات کی فلاسفی بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"نجات اپنی کوشش سے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہوا کرتی ہے اس فضل کے حصول کے لئے خدا تعالیٰ نے جو قانون ٹھہرایا ہوا ہے وہ اسے کبھی باطل نہیں کرتا وہ قانون یہ ہے اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ اور وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْہُ۔ اگر اس پر دلیل پوچھو تو یہ ہے کہ نجات ایسی شئے نہیں ہے کہ اس کے برکات اور ثمرات کا پتہ انسان کو مرنے کے بعد ملے بلکہ نجات تو وہ امر ہے کہ جس کے آثار اسی دنیا میں ظاہر ہوتے ہیں۔ نجات یافتہ آدمی کو ایک بہشتی زندگی اسی دنیا میں مل جاتی ہے دوسرے مذاہب کے پابند بکلّی اس سے محروم ہیں۔"

(ملفوظات جلد چہارم ص۲۰۶)

پس محض ایمان لانا اور صداقت کو قبول کر لینا چنداں اہم نہیں۔ اہمیت جس بات کو حاصل ہے وہ یہ ہے کہ ایمان لانے کے بعد انسان اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ قانون کی پابندی کرتے ہوئے اپنے آپ کو حصول فضل کا مستحق بنائے تاکہ وہ ہدایت یافتہ لوگوں میں شامل ہو کر نجات یافتہ قرار پا سکے۔ خدا تعالیٰ دنیا میں اپنے مامور اسی غرض سے مبعوث کرتا ہے کہ وہ لوگوں کو زبانی ایمان سے آگے لے جا کر ہدایت کی منزل تک پہنچائیں اور خدا تعالیٰ کے فضل کے نتیجہ میں انہیں اسی دنیا میں بہشتی زندگی نصیب ہو اور وہ عند اللہ نجات یافتہ قرار پائیں۔

○

پُر لطف نظارے

اِک چاند سی صُورت دیکھی ہے ہر سمت ستارے دیکھے ہیں

پُر کیف مناظر آب کے بھی دریا کے کنارے دیکھے ہیں

پروانے بھی جلتے دیکھے ہیں اور شمع بھی روشن دیکھی ہے

کیا وصل کی راہیں دیکھی ہیں کیا عشق کے مارے دیکھے ہیں

رحمت کی پھواریں دیکھی ہیں جنّت کی بہاریں دیکھی ہیں

قربانی کا حاصل دیکھا ہے قدرت کے اشارے دیکھے ہیں

انوار کی پیہم بارش میں علم اور عمل کے گلشن میں

عرفان کی بٹتی دولت میں پُر لطف نظارے دیکھے ہیں

حاصل ہو جنہیں تائیدِ خدا رفعت بھی اُنہی کو ملتی ہے

چھٹتے ہوئے ورنہ راہوں میں کتنے ہی غبارے دیکھے ہیں

کچھ سوزِ نہاں بھی دیکھا ہے کچھ شورِ جنوں بھی دیکھا ہے

اُمید کی روشن کرنوں میں برسوں کے نظارے دیکھے ہیں

فضل الرحمٰن نعیم ایم اے

○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مغربی افریقہ میں احمدیت کی تاریخ

(۳)

(مکرم مولانا بشارت احمد صاحب بشیر نائب وکیل التبشیر تحریک جدید ربوہ)

یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ جماعت احمدیہ نے مدارس کھول کر طبی سہولتیں بہم پہنچا کر مسلمانوں کے وقار کو بلند کیا۔ جس کے نتیجہ میں وہ آج دانشوروں، ڈاکٹروں، اساتذہ، پروفیسروں۔ وکلاء اور ملکی سفارتخانوں میں کام کرنے والوں کی صورت میں نظر آتے ہیں۔ احمدیت نے افریقی مسلم کا وقار بلند کر کے اسے جو معاشرے کا ایک قابل عزت فرد بنا دیا ہے۔ اس امر کا اعتراف مقامی اور غیر ملکی پریس نے بھی کیا ہے۔ چنانچہ گھانا کا روزنامہ ڈیلی گرافک اپنی اشاعت مورخہ ۲۷ دسمبر ۱۹۷۵ء میں لکھتا ہے۔

"یہ حقیقت ہے کہ اگر احمدیہ جماعت نے علی الخصوص تعلیمی۔ معاشرتی اور مذہبی شعبوں میں نمایاں کامیابیاں حاصل کر کے مسلمانوں کے وقار کو بلند نہ کیا ہوتا تو ان لوگوں کے ہاتھوں جو اسلام کا نام صرف مفاد پرستی کی خاطر لیتے ہیں اسلام ایک نہایت ہی گھٹیا مذہب تصور ہونے لگتا۔"

اسی طرح لیگوس کا روزنامہ نائیجیرین سپکٹیٹر Nigerian Spectator لکھتا ہے:۔

"نائیجیریا کے مسلمانوں کی زندگی میں جماعت احمدیہ کے ذریعہ انقلاب ناگزیر ہے۔ احمدیہ تحریک نہ صرف لیگوس بلکہ سارے ملک کے مسلمان نوجوانوں کی زندگی اور خیالات میں ایک خوشگوار تبدیلی لانے کے لئے کوشاں ہیں۔"

اسی طرح لنڈن کا مجلہ افریقن ورلڈ African World جو بعد میں ویسٹ افریقن ریویو West African Review کے نام سے شائع ہوا ہے لکھتا ہے کہ:۔

"جماعت احمدیہ نائیجیریا کی تحریک آزادی میں نمایاں کردار ادا کر رہی ہے۔ چند سالوں میں احمدی قانون دان اور ڈاکٹر کام کرتے ہوئے نظر آئیں گے۔ اور یہ عمل سارے نائیجیریا پر محیط ہو گا یہ بات حتمی اور یقینی ہے کہ چند سالوں بعد افریقی مسلمان عیسائی اہل وطن کے شانہ بشانہ زندگی کے ہر شعبہ میں نمایاں مقام حاصل کر کے رہیں گے۔"

اسی طرح نائیجیریا کا ایک اور اخبار نائیجیرین ہیرلڈ Nigerian Herald جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ

"آج سے تیس سال قبل مسلمان ایک پسماندہ جماعت تھی لیکن جب سے احمدیہ جماعت نے مسلمانوں کی ترقی کا پروگرام نافذ کیا ہے تو مسلمانوں کی زندگی میں ایک حیران کن انقلاب آچکا ہے۔"

جماعت کی تبلیغی۔ تربیتی۔ تعلیمی۔ طبی و سماجی خدمات

جیسا کہ میں پہلے بیان کر چکا ہوں کہ جماعت احمدیہ مادی وسائل کی کمی اور عددی کمزوری کے باوجود گذشتہ نصف صدی سے زائد عرصہ سے مغربی افریقہ میں عیسائیت سے برسرپیکار ہے۔ ہماری کوشش ہے کہ عیسائیت کے مقابل ہم ہر محاذ پر اسلام کو سربلند کریں۔ تبلیغ کے ذریعہ تعلیمی اداروں کے ذریعہ۔ طبی مراکز کے ذریعہ۔ اسلام کے خلاف پھیلائی ہوئی غلط فہمیوں کے ازالہ کے ذریعہ۔ لٹریچر کی اشاعت کے ذریعہ اور مقامی زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم کے ذریعہ۔

یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ اسلام کی اس نشأۃ ثانیہ کے دور میں مغربی افریقہ میں ہمارے مشن کو اسلام کے دفاع اور اس کی اشاعت میں اولیت کا شرف حاصل ہے۔ عام مسلمانوں کی حالت کا اندازہ لگاتے ہوئے پادری اسلام کو ایک مردہ مذہب قرار دے چکے تھے۔ ان کے وہم و گمان میں بھی یہ بات نہیں آسکتی تھی کہ جماعت احمدیہ علی الخصوص تعلیمی اور طبی حلقوں میں یوں کارہائے نمایاں سرانجام دے سکتی ہے۔ چنانچہ حال ہی میں ایک کتاب سروے آف دی چرچ آف گھانا Survey of the church of Ghana شائع ہوئی۔ جس میں بیان کیا گیا ہے کہ

"جماعت احمدیہ ایسے شعبوں میں بھی سرگرم عمل دکھائی دیتی ہے۔ جن کو مسلمانوں کے دوسرے فرقوں نے چھوا تک نہیں یعنی تعلیمی اور طبی شعبوں میں۔" (ص۲۰)

مغربی افریقہ کے مشنوں کا مختصر جائزہ

نائیجیریا:۔ اس ملک کے طول و عرض میں جماعت احمدیہ کے افراد کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ اس ملک میں جماعت کی ایک صد سے زائد شاخیں قائم ہو چکی ہیں اور ایک صد سے زائد مساجد تعمیر ہو چکی ہیں۔ تعلیمی میدان میں جہاں حکومت کو بھی سکول کھولنے دشوار تھے۔ جماعت نے "نصرت جہاں سکیم" کے تحت وہاں مدارس قائم کئے ہیں۔ بینیو اسٹیٹ میں اور اومیشی کے مقام پر سکول کھولا گیا ہے۔ جس کے گرد و نواح سو میل کے علاقہ میں کوئی دوسرا سیکنڈری سکول نہیں تھا۔ ہماری ان حقیر خدمات کو وہاں کی حکومت۔ اور عوام قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اس کے علاوہ ایک اور سکنڈری سکول شمالی نائیجیریا کے مقام "کانو" میں گذشتہ آٹھ سال سے نہایت کامیابی سے چل رہا ہے۔ وہاں ایک بہت بڑا ہسپتال بھی ہے۔ جو گذشتہ سولہ برس سے تحریک جدید کی زیر نگرانی ملک کی بے لوث خدمت سرانجام دے رہا ہے۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ الحاج عبدالمالک جو مارچ ۱۹۵۵ء میں انگلستان میں شمالی ریجن نائیجیریا کے کمشنر تھے نے "مسلمان نائیجیریا میں" کے موضوع پر خطاب کرتے ہوئے کہا کہ شمالی نائیجیریا کی بدقسمتی ہے کہ وہاں مسلمان بچوں کی تعلیم کے لئے کوئی سکول نہیں ہے۔

"ہم جماعت احمدیہ کے شکر گزار ہیں کہ وہ تعلیمی میدان میں نائیجیریا کے دوسرے حصوں میں سرگرم عمل ہے ہم امید کرتے ہیں کہ ان کی یہ مساعی جلد شمالی علاقہ کو بھی اپنے اندر شامل کرے گی۔"

(اسلامک ریویو ۱۹۵۶ء لنڈن)

اللہ تعالیٰ نے الحاج عبدالمالک کی یہ خواہش بھی پوری کر دی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے شمالی نائیجیریا میں ہمارے دو سیکنڈری سکول اور ایک شاندار ہسپتال قائم ہو چکے ہیں۔ ملک میں کل چھ ہسپتال ہیں ان میں سے دو کانو اور لیگوس میں خلافت ثانیہ کے عہد میں قائم ہو چکے تھے۔ اور بقیہ چار Aouchi, Ijebuode, Ibadan اور Bukaro کے مقامات پر کھل چکے ہیں۔

لٹریچر:۔ انگریزی زبان کے علاوہ وہاں کی مقامی زبانوں ہاؤسا اور یوروبا میں خاصی تعداد میں لٹریچر شائع کیا گیا۔ قرآن مجید کا ترجمہ وہاں کی "یوروبا" زبان میں شائع ہو چکا ہے۔ جس کا پہلا ایڈیشن ختم ہو چکا ہے اور دوسرا ایڈیشن چھپ کر آگیا ہے۔ اور وہ بھی ختم ہونے کو ہے۔ ہاؤسا زبان میں بھی قرآن مجید کا ترجمہ کیا جا رہا ہے۔ جو مکمل ہونے پر شائع کیا جائے گا۔ انشاء اللہ۔ جماعت کا اپنا ہفتہ وار اخبار Truth باقاعدہ شائع ہوتا ہے۔

گھانا:۔ گھانا کا مشن اس لحاظ سے اہم ہے کہ عیسائیت نے اس ملک کو صلیب کے تلے لانے کے لئے سر دھڑ کی بازی لگا دی ہے۔ لیکن جو ہوا قدرت کی طرف سے چلتی ہے۔ اس کے رخ کو کون موڑ سکتا ہے۔ خود عیسائیوں کی طرف سے جو اعداد و شمار شائع کئے گئے ہیں۔ ان میں مسلمانوں کی آبادی ۱۲ فیصد بتائی ہے۔ جبکہ احمدی مبلغین کے داخلہ سے قبل ۲ فیصد بتائی جاتی تھی۔ ہمارے نزدیک یہ اعداد و شمار بھی صحیح نہیں حقیقت یہ ہے کہ گھانا میں مسلم آبادی ۳۳ فیصد سے کسی طرح بھی کم نہیں۔ چنانچہ وہاں کے روزنامہ دی افریقن مارننگ پوسٹ "The African Morning Post" اور "The Daily Echo" میں جو خاکسار کا انٹرویو شائع ہوا تھا۔ اس کا ایک اقتباس درج ذیل ہے۔

"میں تمام مسلمانوں کی طرف سے نمائندگی کرتے ہوئے نہایت سنجیدگی سے حکومت سے درخواست کروں گا کہ وہ مسلمانوں کے تہواروں کو عام تعطیل کا دن قرار دے۔ اور اس بارہ میں جو مسلمانوں کو پریشانی لاحق ہے اس کا ازالہ کرے۔ مسلمانوں کی تعداد گھانا میں ۳۲ فیصدی ہے جبکہ جملہ افریقہ میں ۴۵ فیصد ہے۔"

(۲۰ اگست [illegible])

گھانا کے طول و عرض میں جماعت کی ۲۵۰ شاخیں قائم ہو چکی ہیں۔ ۴۸ پاکستانی اور مقامی مبلغ میدان عمل میں مصروف کار ہیں۔ سات سیکنڈری سکول بھی ہیں پرائمری اور مڈل ان کے علاوہ ہیں۔ ایک سیکنڈری سکول خالصۃً طالبات کا ہے۔ جو "نصرت جہاں گرلز اکیڈیمی" کے نام سے مشہور ہے۔ یہ سکول سارے مغربی افریقہ میں اپنی روایات کے لحاظ سے منفرد ہے۔ طالبات کی یونیفارم میں شلوار اور دوپٹہ شامل ہے جس کی گھانا کی عورتیں عادی نہیں تھیں۔ چنانچہ گھانا کے روزنامہ ٹائمز Times نے اپنی اشاعت مورخہ ۶ اکتوبر ۱۹۶۰ء کے شمارہ میں

Cover your Thighs for Modesty is beauty

کے عنوان سے ایک فیچر آرٹیکل لکھا جس میں اس یونیفارم کی تعریف کی ہے۔

"گھانا کے یوم آزادی کے موقعہ پر ملک کے T.V. پر گھانا کے کلچر پر جن بیرونی عناصر نے اثر ڈالا ہے۔ اس میں ہماری طالبات جو دوپٹہ اور شلوار میں ملبوس تھیں۔ اس موقعہ پر T.V. پر دکھائی گئیں اور تعارف کراتے ہوئے کہا گیا کہ جماعت احمدیہ جہاں اہل گھانا کو روحانی طور پر اپنے اندر جذب کرنے کا عزم کر چکی ہے۔ وہاں اس نے گھانا کے کلچر کو بھی متاثر کیا ہے۔"

سارے مغربی افریقہ میں ہمارا ایک مشنری کالج ہے۔ جو گھانا میں قائم ہے۔ یہاں مغربی افریقہ کے مختلف علاقوں سے طلباء دینی تعلیم حاصل کرنے آتے ہیں۔ بعد فراغت وہ یا تو سلسلہ کے باقاعدہ مبلغ بن جاتے ہیں۔ یا پھر اپنے اپنے علاقہ میں درس و تدریس کا شغل جاری رکھتے ہیں۔

گھانا مشن اپنا اخبار گائیڈنس (Guidance) نکالتا ہے جس کے دس ہزار خریدار ہیں۔ حکومت اس کی ایک تعداد خرید کر کے بیرون ملک اپنے سفارتخانوں کو بھجواتی ہے۔ گھانا میں اس وقت چھ ہسپتال ہیں۔ جو نصرت جہاں سکیم کے ماتحت قائم ہوئے ہیں۔ اور اہالیان ملک کی بے لوث خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔

جماعت احمدیہ جو سماجی تعلیمی اور طبی شعبوں میں ملک کے عوام کی بہبود کے لئے کوشاں ہے۔ اس بارہ میں گھانا کے چیف جسٹس مسٹر ازو کریب نے ۱۹۷۶ء میں قائداعظم کے صد سالہ یوم پیدائش پر پاکستان جیورسٹ کانفرنس منعقدہ کراچی میں جو مقالہ پڑھا تھا۔ اس میں انہوں نے جماعت احمدیہ کو بڑے الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا ہے:۔

"میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک عجیب و غریب اور با ایں ہمہ خوش آئند و نتیجہ خیز حقیقت ہے کہ دونوں ملکوں (پاکستان اور گھانا) کے مابین تعلقات کو فروغ دینے میں اس امر کے باوجود کہ وہ ایک دوسرے سے بہت دُور واقع ہیں، ماضی قریب میں سماجی نوعیت کے روابط نے بہت اہم کردار ادا کیا ہے۔ یہ ان سماجی روابط کا ہی نتیجہ ہے۔ کہ قانون اور مذہب کے میدانوں میں ہمارے باہمی تعلقات بھرپور اور پُرزور انداز میں آگے بڑھے ہیں۔ میں تین سال قبل آپ ہی کے ملک کے ایک اور نامور فرزند سر محمد ظفر اللہ خان صاحب جو ایک قانون دان۔ سیاسی مدبّر۔ اور مذہبی لیڈر ہیں کی صحبت اور رفاقت سے مستفیض ہونے کا مجھے پُرمسرت موقعہ نصیب ہوا۔ اور اس سے بہت پہلے روحانی نشو و ارتقاء کے میدان میں میرے ہم وطن (اہل گھانا) اسلام کے منظم و مربوط مطالعہ کے ترقی پذیر اور روز افزوں اثر سے بے حد مستفیض ہوتے رہتے ہیں۔ اسلام کے اس منظم و مربوط مطالعہ کے موقعے میرے ہم وطنوں کو آپ کے ملک سے تعلق رکھنے والے احمدیہ فرقہ کے فعال اور سرگرم اسلامی اساتذہ کے بے لوث جذبۂ ایثار و قربانی کے طفیل میسر آئے ہیں۔ ان احمدی اساتذہ کی مساعی اس رنگ میں بار آور ہوئیں کہ اس جماعت نے کثیر تعداد میں بلند پایہ تعلیمی ادارے وہاں قائم کئے ہیں۔ اور وہ انہیں بہت کامیابی سے چلا رہے ہیں۔ ان تعلیمی اداروں کے فارغ التحصیل رسول خدا کی لائی ہوئی حکمت اور دانش کے سچے اور پُر وقار نمونے ہیں۔ وہ ہمارے ملک کی اکثر آبادی کی روحانی زندگی کو زیادہ بامقصد بنانے میں اہم ترقی پذیر کردار ادا کر رہے ہیں۔" (تیسری پاکستانی جیورسٹ کانفرنس ۱۹۷۶ء شائع کردہ پاکستان بار کونسل مل بیگم روڈ کراچی)

سیرالیون۔ سیرالیون میں اس وقت ہمارے چودہ مبلغ فریضہ تبلیغ سرانجام دے رہے ہیں۔ اس کے بالمقابل صرف ایک کیتھولک فرقہ کے ۸۲ مناد برسرپیکار ہیں۔ ملک کے طول و عرض میں ۱۸۵ جماعتیں قائم ہیں۔ اور ۱۸ مساجد تعمیر ہو چکی ہیں۔ تبلیغی مراکز کی تعداد ۱۲ ہے۔ اسی طرح ۱۲ سیکنڈری سکول بھی قائم ہو چکے ہیں۔ ان میں سے پانچ سکول "نصرت جہاں سکیم" کے تحت قائم ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ پرائمری سکول ہیں جن کی تعداد ۴۴ ہے تین احمدیہ میڈیکل سنٹر جن میں مقامی سٹاف کے علاوہ تین سند یافتہ پاکستانی ڈاکٹر سیرالیون کے عوام کی بے لوث خدمت کر رہے ہیں قائم ہو چکے ہیں۔

جماعت احمدیہ کی مساعی کا اندازہ وہاں کی ملکی اخبارات کی آراء سے لگایا جا سکتا ہے۔ ہماری روز افزوں ترقی سے عیسائی ادارے بوکھلا اٹھے ہیں۔ چنانچہ ملک کے ایک وقیع روزنامہ دی سیرالیون مرر فری ٹاؤن اپنی اشاعت ۲۰ نومبر ۱۹۷۶ء میں سیرالیون پر ایک جدید مذہب کی یلغار کے عنوان سے رقمطراز ہے

"کچھ عرصہ سے مذہب اسلام کے نام سے مقامی پریس میں مضامین نکل رہے ہیں۔ یہ مضامین جو ابتداً لیکچر اور تقریریں ہوتی ہیں۔ دراصل احمدی مبلغین کی اثر انگیز سرگرمیوں کا ہی نتیجہ ہیں۔ انہوں نے اب تک کتنے لوگوں کو حلقہ بگوش اسلام کر لیا ہے۔ اس کے متعلق ابھی کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ تاہم یہ حتمی امر ہے کہ ان کی مساعی روز افزوں ترقی پذیر ہے ...... ہم اپنی تمام مذہبی رواداری کے باوجود اس امر سے صرف نظر نہیں کر سکتے کہ مذہب سیاسی رجحانات اور طرز معاشرت پر اثر انداز ہوتا ہے۔ سیرالیون پر حملہ ہو چکا ہے۔ اور یہ حملہ دن بدن طاقت پکڑتا جا رہا ہے۔"

اس اقتباس سے تو یہ امر واضح طور پر سامنے آ جاتا ہے کہ عیسائی حلقوں میں جماعت احمدیہ کے مبلغین کی مساعی کو شدت سے محسوس کیا جا رہا ہے۔ (باقی)

خدا تعالیٰ کے دفتر میں کون مرید ہیں

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے اشتہار مندرجہ تبلیغ رسالت جلد دہم صفحہ ۴۹-۵۰ میں فرماتے ہیں:۔

"...... یہ اشتہار کوئی معمولی تحریر نہیں بلکہ ان لوگوں کے ساتھ جو مرید کہلاتے ہیں یہ آخری فیصلہ کرتا ہوں۔ مجھے خدا تعالیٰ نے بتلایا ہے کہ میرا انہی سے پیوند ہے۔ یعنی وہی خدا کے دفتر میں مرید ہیں جو اعانت اور نصرت میں مشغول ہیں ......"

پس خدا کے نزدیک صرف وہی لوگ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے دلی تعلق اور وابستگی رکھتے ہیں۔ جو ہر دم اعانت اور نصرت میں مشغول رہتے ہیں۔

احباب کرام سے درخواست ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کامل وابستگی کے حصول کے لئے مالی قربانی کو نقطۂ کمال تک پہنچا دیں۔ تاکہ رضائے الٰہی کے حصول کے نتیجہ میں دینوی و اخروی سعادتوں سے مالامال ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہم کو اس امر کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ناظر بیت المال آمد ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعائے مغفرت

۱۔ میری بھاوجہ محترمہ صفیہ بیگم صاحبہ اہلیہ برادرم مکرم مرزا اسلام اللہ صاحب مرحوم آف قادیان ۲۹ دسمبر ۱۹۷۸ء کو بوقت ساڑھے تین بجے صبح چنیوٹ میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ عزیزم مرزا عنایت اللہ صاحب مرحوم ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کی والدہ تھیں۔ جنازہ ربوہ لایا گیا۔ جہاں مسجد مہدی گولبازار ربوہ کے قریب میدان میں نماز جنازہ ادا کرنے کے بعد بوجہ موصیہ ہونے کے بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم صوفی غلام محمد صاحب ناظر بیت المال (خرچ) نے دعا کرائی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنی رضا کی جنتوں میں بلند مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔ مرزا منظور احمد پریکلس منزل دارالرحمت غربی ربوہ

۲۔ منصور احمد صاحب محمود آف وولم کاہلواں (سیالکوٹ) کی والدہ ناصرہ بیگم صاحبہ وفات پا گئی ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ احباب انکی مغفرت کے لئے دعا کریں۔ خالد عابد الرحمٰن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کے چھیاسیویں (۸۶) جلسہ سالانہ کی مختصر روداد

تیسرے روز کا پہلا اجلاس

(۸)

سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام:

زیمبین نمائندہ کی تقریر کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل الاعلیٰ تحریک جدید نے "سیرت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے فرمایا:۔

گزشتہ سال میرا جو مضمون جلسہ سالانہ کے موقع پر پڑھا گیا تھا (بوجہ ناسازیٔ طبع آپ اپنا مضمون خود نہ پڑھ سکے تھے) اس میں میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت مبارکہ کے ایک پہلو یعنی معجزات کا ذکر کیا تھا آج کا مضمون بھی اسی تسلسل میں ہے۔

محترم صاحبزادہ صاحب نے فرمایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے معجزہ کی تشریح اور اس کی اقسام پر اپنی تحریرات میں متعدد جگہ روشنی ڈالی ہے۔ معجزہ اسلامی اصطلاح میں اس امر کو کہتے ہیں جو کسی نبی اور مامور سے باذن اللہ ظاہر ہو اور فریق مخالف اس کی نظیر لانے سے قاصر رہے خواہ وہ امر انسانی طاقت کے ہی اندر کیوں نہ ہو اور معجزہ کی غرض سچے اور جھوٹے کے درمیان مابہ الامتیاز پیدا کرنا ہوتا ہے۔ زندہ معجزات کسی مذہب کے خدا تعالیٰ کی طرف سے ہونے کا ناقابل تردید ثبوت ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء کو اس زمانہ کے مطابق معجزات عطا کرتا ہے۔ اس زمانہ کے مامور و مرسل حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کو بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے معجزات عطا ہوئے جو بڑی عظمت اور شان کے حامل تھے۔ ان معجزات و نشانات کے متعلق آپ نے تحریر فرمایا ہے:۔

"یہ در حقیقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہی خوارق و معجزات ہیں اور یہ پیشگوئیاں قرآن شریف ہی کی پیشگوئیاں ہیں کیونکہ آپ ہی کی اتباع اور قرآن شریف ہی کی تعلیم کے ثمرات ہیں اور اس وقت کوئی اور مذہب ایسا نہیں جس کا پیرو اور متبع یہ دعویٰ کر سکتا ہو کہ وہ پیشگوئیاں کر سکتا ہے۔ یا اس سے خوارق کا ظہور ہوتا ہے۔"

آپ نے معجزات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مثالیں پیش کرتے ہوئے "جنگ مقدس" کے آخر میں مذکور عبداللہ آتھم سے متعلق آپ کے کشف اور اس کے پورا ہونے کا ذکر فرمایا۔ امریکہ کے ڈاکٹر الیگزنڈر ڈوئی سے متعلق پیشگوئی کو پیش کیا اور بتایا یہ پیشگوئی صدہا اخباروں میں شائع ہوئی کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں ہی بڑی ذلت اور حسرت کے ساتھ ہلاک ہوگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور خود امریکہ کے اخبارات نے اس کی تصدیق کی۔ تیسری مثال آپ نے پنڈت لیکھرام سے متعلق پیشگوئی کی پیش کی اور فرمایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس پیشگوئی کے ساتھ یہ تحدی فرمائی تھی کہ:۔

"اگر اس شخص پر چھ برس کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے کوئی ایسا عذاب نازل نہ ہوا جو معمولی تکلیفوں سے نرالا اور خارق عادت اور اپنے اندر الٰہی ہیبت رکھتا ہو تو سمجھو کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں اور نہ اس کی روح سے میرا نطق ہے اور اگر میں اس پیشگوئی میں کاذب نکلا تو ہر ایک سزا بھگتنے کے لئے تیار ہوں اور اس بات پر راضی ہوں کہ مجھے گلے میں رسہ ڈال کر کسی سولی پر کھینچا جائے۔"

اور واقعات گواہ ہیں کہ پنڈت لیکھرام آپ کی پیشگوئی کے عین مطابق ہلاک ہوا اور اس کی ہلاکت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حقانیت و صداقت پر ایک واضح ثبوت بنی۔

محترم صاحبزادہ صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض اقتداری معجزات کا بھی ذکر فرمایا۔ اقتداری معجزات ان امور کو کہتے ہیں جو بغیر کسی دعا کے نتیجہ کے کسی نبی اور مامور سے سرزد ہوں اور وہ بشریت کی طاقتوں سے بڑھے ہوئے اور الٰہی طاقت کا رنگ اپنے اندر رکھتے ہوں۔ آپ نے فرمایا دوسرے انبیاء کرام کی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بھی بعض اقتداری معجزات کا ظہور ہوا۔ مثال کے طور پر آپ نے حالت کشف میں آپ کے کرتہ پر سرخی کے چھینٹے پڑنے، حضرت مولوی محمد احسن صاحب امروہی کے ایک معمر عزیز کے بہرہ پن کا آپ کی توجہ سے فوری طور پر دور ہونے، پگڑی کا شملہ آنکھ پر لگانے سے ایک شخص کے نزول الماء کی تکلیف دور ہونے اور حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی کے اپیل نویسی میں سررشتہ دار اور پھر رجسٹرار ہائی کورٹ کے عہدوں پر ترقی پانے کے واقعات کا ذکر فرمایا

انگلستان کے وفد کے نمائندہ کی تقریر

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی اس تقریر کے بعد محترم بشیر احمد صاحب آرچرڈ مبلغ اسلام نے انگلستان کے وفد کے نمائندہ کی حیثیت سے انگریزی زبان میں مختصر تقریر فرمائی۔ آپ نے بتایا ہم یہاں ربوہ میں کسی عام تفریح کے لئے جمع نہیں ہوئے۔ ہم یہاں روحانی ترقی حاصل کرنے کے لئے آتے ہیں۔ ہم اپنی روحانی یادوں کو تازہ کرنے کے لئے یہاں آتے ہیں۔ ہم اپنی بیٹریوں کو ری چارج کرنے کے لئے یہاں آتے ہیں۔ ہم ان روحانی طاقتوں سے ری چارج ہو کر اپنے وطنوں کو واپس جائیں گے۔ اور ان روحانی طاقتوں کو اپنے اندر محفوظ رکھیں گے اور لوگ ہمیں دیکھ کر یہ محسوس کریں گے کہ ہم جو پہلے تھے وہ نہیں رہے۔ اگر ایسا ہوا تو ہم اس جلسہ سے کامیاب و کامران واپس جائیں گے۔

آپ نے فرمایا۔ ربوہ ایک بابرکت شہر ہے آج اس جلسہ کے دوران خلیفۂ وقت اور ہزاروں خدا رسیدہ اور پاکیزہ لوگوں کی وجہ سے اس کی فضا روحانی خوشبوؤں سے معطر ہے اور اس کو ہم اسی طرح محسوس کرتے ہیں جس طرح ہم سورج کی کرنوں کو محسوس کرتے ہیں۔

زیمبین وفد کے نمائندہ کی تقریر:

اس کے بعد مکرم محمد ادریس ملومبا کاساکا آف زیمبیا نے زیمبین وفد کے نمائندہ کی حیثیت سے اپنی مقامی زبان میں مختصر تقریر فرمائی۔ سب سے پہلے آپ نے فرمایا میرے پیارے بھائیو اور بہنو! میں اپنی طرف سے اور اپنے ان تمام احمدی بھائیوں اور بہنوں کی طرف سے جو زیمبیا میں ہیں آپ سب کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ کہتا ہوں۔

اس کے بعد آپ نے اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا۔ میرا نام محمد ادریس ملومبا کاساکا ہے۔ میرا ابتدائی وطن ذائر ہے لیکن میں گزشتہ ۱۲ سال سے زیمبیا میں ہوں۔ پیدائش کے لحاظ سے میں عیسائی تھا اور میرا نام پیٹر تھا۔ ابتداء میں مجھے مغربی افریقہ سے اسلام کے بارہ میں لٹریچر ملا اور میں نے اسلام قبول کر لیا۔ اکتوبر ۱۹۷۱ء میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے محترم شیخ نصیر الدین احمد صاحب کو زیمبیا بھیج کر وہاں احمدیہ مسلم مشن قائم فرمایا تو آپ کے وہاں پہنچنے کے تین دن بعد ہی میری آپ سے ملاقات ہوئی اور میں نے احمدیت قبول کر لی۔

آپ نے فرمایا۔ احمدیہ مسلم مشن کی زیمبیا میں رجسٹریشن کا کام ۱۹۷۲ء کے شروع میں مکمل ہوا لیکن باقاعدہ کام شروع کرنے کی اجازت ۱۹۷۲ء کے آخر میں ملی۔ نومبر ۱۹۷۵ء میں محترم شیخ نصیر الدین صاحب واپس آگئے تو وہاں احمدیوں کی تعداد میرے اندازہ کے مطابق ۲۸۰ تھی لیکن اب خدا تعالیٰ کے فضل سے ان کی تعداد میرے اندازہ کے مطابق پندرہ سو کے قریب ہے۔ محترم شیخ نصیر الدین احمد صاحب کے بعد محترم میر غلام احمد صاحب نسیم کو وہاں بھیجا گیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے سٹی کونسل کی طرف سے ہمیں قریباً دس ایکڑ زمین مل گئی ہے ہمارا ارادہ ہے کہ ہم اس زمین پر ایک خوبصورت مسجد بنائیں۔ اسلامک سنٹر اور سکول قائم کریں۔

احباب دعا فرمائیں کہ ہم جلد اس مقصد میں کامیاب ہو جائیں۔ آمین!

(باقی)

○

ہر صاحب استطاعت احمدی کو چاہیئے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے۔

○

فہرست چندہ دہندگان برائے علاج نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

۱۶ ستمبر تا ۳۰ ستمبر ۱۹۷۸ء

(۲)

۳۲- بیگم محمد صفدر صاحب	بہاولپور	۱۱—۰۰
۳۳- شیخ منیر احمد صاحب جج	″	۱۲—۰۰
۳۴- اہلیہ صاحبہ غلام احمد صاحب	″	۱۵—۰۰
۳۵- ″ ڈاکٹر مبارک احمد صاحب	″	۱۰—۰۰
۳۶- محمد اقبال صاحب	″	۲۰—۰۰
۳۷- عبدالہادی صاحب	″	۱۰—۰۰
۳۸- ڈاکٹر بشیر احمد صاحب	″	۲۰—۰۰
۳۹- چوہدری محمد اکرم صاحب	حیدرآباد	۵۰—۰۰
۴۰- بیگم سید محمد احمد شاہ صاحب	″	۱۰۰—۰۰
۴۱- عزیزی گل زرین صاحبہ	″	۱۰—۰۰
۴۲- چوہدری محمد رشید صاحب انجنیئر	″	۱۰—۰۰
۴۳- ″ عطاء اللہ صاحب	″	۱۵—۰۰
۴۴- محترمہ افتخار تالپور صاحبہ	″	۱۰۰—۰۰
۴۵- سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ لطیف آباد	″ منجانب بچی خود	۱۵۰—۰۰
۴۶- والدہ عبدالباسط خان صاحب سول لائن گوجرانوالہ از پسر خود		۱۰۰—۰۰
۴۷- صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ سانگلہ ہل منجانب عنایت بیگم صاحبہ		۱۰۰—۰۰
۴۸- ″ ″ ″ خالدہ چوہدری صاحبہ		۱۵—۰۰
۴۹- ″ ″ ″ لجنہ سانگلہ ہل		۱۰—۰۰
۵۰- لیڈی ڈاکٹر صادقہ منصور صاحبہ سول ہسپتال گوجرانوالہ		۲۵—۰۰
۵۱- سیکرٹری مال صاحب جماعت احمدیہ کرتو		۲۶—۰۰
۵۲- چوہدری میاں خان صاحب کھرل	شیخ پور	۱۱۰—۰۰
۵۳- عائشہ بی بی صاحبہ منجانب والدین مرحومین	″	۱۰—۰۰
۵۴- میاں غلام احمد صاحب ″ ″ ″	″	۱۰—۰۰
۵۵- اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر غیور احمد صاحب	منظفر گڑھ	۳۰—۰۰
۵۶- مرزا غلام رسول صاحب شاہ تاج شوگر ملز منڈی بہاؤالدین		۱۰—۰۰
۵۷- شیخ خورشید احمد صاحب ″ ″	″	۱۱—۰۰
۵۸- چوہدری ناصر احمد صاحب سیال ″ ″	″	۱۱—۰۰
۵۹- شریف احمد صاحب ڈھوی سیکرٹری مال	باندھی	۱۰۰—۰۰
۶۰- ایم۔ ایچ نوری صاحب آف	U.K.	۵۰—۰۰
۶۱- شیخ بشیر احمد صاحب	اوکاڑہ	۲۰—۰۰
۶۲- ″ فضل احمد صاحب	″	۲۰—۰۰
۶۳- ″ نذیر احمد صاحب	″	۱۵—۰۰
۶۴- میجر ناصر علی صاحب	″	۱۰—۰۰
۶۵- کیپٹن محمود احمد صاحب	″	۱۰—۰۰
۶۶- فاروق احمد صاحب	″	۱۰—۰۰
۶۷- حاجی عبدالقادر صاحب	″	۱۱—۰۰
۶۸- انوار الیکٹرک سٹور	″	۶۵—۰۰
۶۹- چوہدری محمد عبداللہ صاحب	پہاڑنگ اوچہ	۵۰—۰۰
۷۰- قریشی محمد جمیل صاحب	سکھیکی منڈی	۱۰—۰۰
۷۱- صاحبزادہ مرزا اظہر احمد صاحب	ربوہ	۲۵—۰۰
۷۲- امۃ السمیع بشریٰ صاحبہ دختر محمد سمیع اللہ صاحب ملک پور کھارے		۵۰—۰۰
۷۳- دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ از لجنہ جہلم		۳۰—۰۰
۷۴- ڈاکٹر منیر احمد صاحب	فورٹ عباس	۱۰—۰۰
۷۵- محمود احمد صاحب PAF	اسلام آباد	۱۰—۰۰
۷۶- بیگم ″ ″ ″	″	۱۰—۰۰
۷۷- شاہد احمد صاحب	″	۲۰—۰۰
۷۸- مبارک احمد صاحب پراچہ	اسلام آباد	۱۰۰—۰۰
۷۹- اہلیہ صاحبہ شیخ عبدالوہاب صاحب	″	۱۰—۰۰
۸۰- بریگیڈیئر ارشد محمود صاحب	″	۷۰—۰۰
۸۱- نصیر احمد صاحب U.S.A	″	۲۰—۰۰
۸۲- مہردین صاحب	″	۱۵—۰۰
۸۳- شفیق احمد صاحب اعوان	″	۱۰۰—۰۰
۸۴- ایم۔ اے ہاشمی صاحب	″	۱۰۰—۰۰
۸۵- شوکت کریم اعوان صاحب	″	۱۰—۰۰
۸۶- رسول بی بی صاحبہ	″	۱۰—۰۰
۸۷- نصیر احمد صاحب طارق	″	۱۰—۰۰
۸۸- محمد صدیق صاحب سیکرٹری مال	کھرپا	۱۵—۰۰
۸۹- چوہدری عبداللطیف صاحب دفتر خدام الاحمدیہ ربوہ		۱۷—۰۰
۹۰- خلیفہ جمیل احمد صاحب	کوئٹہ	۵۰—۰۰
۹۱- مرزا افتخار احمد صاحب	″	۱۱—۰۰
۹۲- کیپٹن محمد یوسف خان صاحب	″	۱۰—۰۰
۹۳- عبدالسمیع خان صاحب	″	۱۵—۰۰
۹۴- احباب جماعت احمدیہ	″	۱۰—۰۰
۹۵- ملک مبارک احمد صاحب	اٹک	۱۵—۰۰
۹۶- مستری بشیر احمد صاحب	سکرنڈ	۲۰—۰۰
۹۷- شریفہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری فرزند علی صاحب	″	۱۰—۰۰
۹۸- چوہدری محمد اکرم صاحب	″	۳۰—۰۰
۹۹- ڈاکٹر محمد اشرف صاحب	″	۲۵—۰۰
۱۰۰- ڈاکٹر ملک عبدالغنی صاحب	کراچی	۲۵—۰۰
۱۰۱- شیخ افتخار رسول صاحب	″	۲۰—۰۰
۱۰۲- ملک خداداد خان صاحب	″	۳۰—۰۰
۱۰۳- شیخ انوار رسول صاحب	″	۱۸—۰۰
۱۰۴- بدرالنساء خانم صاحبہ	″	۴۰—۰۰
۱۰۵- نسیم احمد صاحب	″	۱۰۰—۰۰
۱۰۶- محمد یعقوب خان صاحب	″	۳۰—۰۰
۱۰۷- عابدہ پروین صاحبہ	″	۵۰—۰۰
۱۰۸- شیخ طاہر احمد صاحب	″	۱۰—۰۰
۱۰۹- معراج بیگم صاحبہ	″	۲۳—۰۰
۱۱۰- فرحت سلطانہ صاحبہ معرفت سید سعید خالد صاحب	″	۱۵—۰۰
۱۱۱- بیگم ثریا صاحبہ اہلیہ کیپٹن محمد سلیم احمد صاحب	″	۵۰—۰۰
۱۱۲- کیپٹن سلیم احمد صاحب	″	۵۰—۰۰

(باقی)

دعائے مغفرت

میرے برادر نسبتی مکرم چوہدری منصور احمد صاحب پسر ڈاکٹر کیپٹن غلام محمد صاحب مرحوم یکم دسمبر ۱۹۷۸ء کو اچانک ہارٹ فیل ہو جانے سے وفات پا گئے۔ صرف چوالیس سال عمر پائی۔ چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انکے بیوی بچوں کا حافظ و ناصر ہو اور مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ آمین

(چوہدری) خالد سیف اللہ خان ڈائریکٹر کمرشل ٹریننگ واپڈا۔ ۱۰ لیاقت علی پارک بیڈن روڈ لاہور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درخواست ہائے دعا

۱۔ عاجز کا نواسہ انیس احمد فوٹو گرافر ابن عزیز احمد صاحب صدیقی زرعی جڑانوالہ میں بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے احباب اسکی کامل صحت کیلئے دعا فرمائیں۔ (قمر علوی سائیکل سیاح ربوہ)

۲۔ خاکسار مورخہ ۷۸-۱۲-۱۳ کو مسجد کے صحن میں چکر آنیکی وجہ سے گر گیا۔ پاؤں کے ٹخنہ اور گھٹنہ پر چوٹ آنے کی وجہ سے چلنے پھرنے سے معذور ہو گیا ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا فرمائیں۔

(غلام محمد حق معلم وقف جدید چک ۱۶۶ مراد تحصیل چشتیاں ضلع بہاولنگر)

وصایا

ضروری نوٹ:-
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسل نمبر ۲۳۹۰۲

میں چوہدری مبارک احمد ولد چوہدری محمد حسین صاحب، قوم کھوکھر پیشہ وکالت عمر ۳۴ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن دستگیر سوسائٹی کراچی ۳۸ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۱۲/۶۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ دو عدد پلاٹ ۳۰۴/۳ اے بلاک بی الرحمان کو سٹنگز گلشن اقبال۔ کل مالیت ۵۰۰۰/- روپیہ جس میں سے صرف ۱۲۵۰/- روپیہ ادا شدہ ہے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰۰/- روپے ماہوار اوسطاً آمد بصورت وکالت ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ چوہدری مبارک احمد ولد چوہدری محمد حسین صاحب R-47-48/15 دستگیر سوسائٹی کراچی۔

گواہ شد۔ صغیر احمد حمید سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

گواہ شد۔ عبدالمجید جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ کراچی۔

مسل نمبر ۲۳۹۰۳

میں خواجہ منصور احمد ولد خواجہ محمد لطیف صاحب مرحوم قوم کشمیری پیشہ گورنمنٹ کنٹریکٹر عمر ۳۹ سال پیدائشی احمدی ساکن باغبانپورہ گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۱۲/۶۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ چار عدد پلاٹ سکنی واقع چھاؤنی گوجرانوالہ مالیت ۱۰۰۰۰/- روپیہ (رقبہ ۴۸ مرلہ)

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰۰۰/- روپے سالانہ آمد بصورت ٹھیکیداری ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ خواجہ منصور احمد۔ باغبانپورہ گوجرانوالہ شہر۔

گواہ شد۔ چوہدری ظفر اللہ خان امیر جماعت احمدیہ گوجرانوالہ۔

گواہ شد۔ محمد اعظم اکسیر ولد محمد اشرف صاحب مربی سلسلہ احمدیہ گوجرانوالہ۔

مسل نمبر ۲۳۹۰۴

میں قمر النساء بیگم زوجہ سردار محمد صاحب۔ قوم بٹر پیشہ خانہ داری عمر ۴۳ سال پیدائشی احمدی ساکن واربرٹن ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۱۲/۶۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بصورت زیور طلائی کل وزن ۵ تولہ ۸ ماشہ ۴ رتی۔ زیورات مالیتی ۵۰۰/- روپیہ۔
۲۔ مشین سلائی پرانی ۲۰۰/- روپیہ
۳۔ رسٹ واچ زنانہ ۱۰۰/- روپیہ

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ قمر النساء بیگم زوجہ چوہدری سردار محمد صاحب واربرٹن ضلع شیخوپورہ۔

گواہ شد۔ چوہدری سردار محمد ولد چوہدری کرم الہی صاحب مرحوم واربرٹن ضلع شیخوپورہ (خاوند موصیہ)

گواہ شد۔ محمد انور ولد محمد افضل صاحب فیروز والہ ضلع گوجرانوالہ۔

مسل نمبر ۲۳۹۰۵

میں نصرت جہاں آراء بنت ڈاکٹر محمد امین الدین عامر صاحب قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر ۲۵ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن فیصل آباد۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۹/۶۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ طلائی بالیاں قیمت ۲۵۰/- (۱/۱۰ حصہ ادا شدہ)

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

اس وقت مجھے مبلغ ۳۰/- روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ نصرت جہاں آراء بنت ڈاکٹر امین الدین عامر صاحب پیپلز کالونی فیصل آباد۔

گواہ شد۔ محمد امین الدین عامر وصیت ۴۰۱۳ (والد موصیہ) پیپلز کالونی فیصل آباد۔

گواہ شد۔ محمد طفیل موصی ۱۳۱۳۷ پیپلز کالونی فیصل آباد۔

مسل نمبر ۲۳۹۰۶

میں آمنہ بی بی زوجہ چوہدری محمد صدیق صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال پیدائشی احمدی ساکن دارالیمن ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۹/۶۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند ۳۰۰/- روپیہ

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۰/- روپیہ ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ آمنہ بی بی زوجہ محمد صدیق صاحب راجپوت دارالیمن شرقی ربوہ۔

گواہ شد۔ ڈاکٹر ناصر احمد خان عارف ولد چوہدری محمد خان صاحب محلہ دارالیمن شرقی ربوہ۔

گواہ شد۔ عبدالرحیم میر ولد صلاح محمد صاحب۔ دارالیمن غربی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۳۹۰۷

میں مبارک احمد ناصر ولد عبدالرحمن صاحب۔ قوم بٹ۔ پیشہ مربی سلسلہ عمر ۴۲ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن شادیوال ضلع گجرات۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۱۲/۶۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۲۸۵/- روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

العبد۔ مبارک احمد ناصر مربی حدیقۃ المبشرین ربوہ۔

گواہ شد۔ سید احمد علی نائب ناظر اصلاح و ارشاد مقامی ربوہ۔

گواہ شد۔ شیخ مبارک احمد سیکرٹری حدیقۃ المبشرین ربوہ۔

الفضل میں اشتہار
دیکر اپنی تجارت اور کاروبار کو فروغ دیجئے! ۔ (مینیجر الفضل ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی خواتین کے جلسہ سالانہ ۱۹۷۷ء کی مختصر روداد

(قسط نمبر ۲)

پہلے اجلاس کی بقیہ کارروائی

بارہ بجے حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی کے خطاب کے بعد محترمہ نوشین صاحبہ لاہور نے نظم پڑھی۔ بارہ بجکر پانچ منٹ پر حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے خطاب فرمایا۔ تشہد، تعوّذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد آپ نے فرمایا خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ذاتِ بابرکات کو اپنے نور کا کامل مظہر بنا کر پیدا کیا اور آپؐ کے طفیل سب انسانوں کو منوّر کیا۔ تمام انبیاء اپنے اپنے مقام کے مطابق اپنے زمانہ کے لئے نورِ ہدایت لے کر آئے۔ یہ نور پوری شان کے ساتھ وجودِ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں ظاہر ہوا۔

آپ نے فرمایا حضرت مسیح موعودؑ نورِ محمدی کے ہی پرتو ہیں اور مہدئ موعود کی بعثت کی غرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی اغراض کی تکمیل ہے۔ آپ نے فرمایا خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کو یہ بشارت دی تھی "مَیں تجھے دُنیا کے کناروں تک شہرت دونگا" آج دُنیا کے دُور دراز ممالک سے آنیوالوں کا اِس جلسہ میں شامل ہونا اِس بشارت کے پورا ہونے کا ایک نشان ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا مقصد اسلام کا زندہ کرنا اور تمام اَدیان پر غالب کرنا ہے۔ غلبۂ اسلام کے لئے ضروری ہے کہ ہم رفتار و گفتار میں صحابیاتِ رسولؓ صلی اللہ علیہ وسلم کا نمونہ اختیار کریں۔ آپ نے پردہ کو سنے اور غیر اسلامی رسوم ترک کرنے کی طرف خاص طور پر توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ بعض عورتیں یہ عذر کرتی ہیں کہ ہمارے مرد پردہ کرانا پسند نہیں کرتے۔ آپ نے فرمایا جب عورتیں اپنے حقوق و خواہشات مردوں سے منوا لیتی ہیں تو خدائی حکم ماننے کے لئے انہیں کیوں مجبور نہیں کرتیں۔

عورت کی ذمّہ داری اولاد کی صحیح تربیت ہے۔ بچّوں کو اسلام و احمدیت کے شیدائی بنانا اور بچیوں کو مستقبل کی اچھی مائیں بنانا عورتوں کا فرض ہے۔

آخر میں آپ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کے اِس احسانِ عظیم کا شکر کریں کہ آپ نے خدا کے مسیح کا زمانہ پایا۔ اپنے نفسوں کا محاسبہ کر کے کمزوریوں کو دُور کرنے کی کوشش کریں تا ہم ایسی بن جائیں کہ ہمارا خدا ہماری ساری نیک مرادیں خود ہماری جھولی میں ڈال دے اور ہم سے راضی ہو جائے۔ آپ کے خطاب کے بعد بارہ بج کر ۲۵ منٹ پر محترمہ نسیم سعید صاحبہ نے صحابیاتِ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر تقریر کی۔

آپ نے زمانۂ قدیم میں عورت کی بدترین حالت کا ذکر کیا اور بتایا کہ کس طرح محسنِ نسواں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کو ذلت و رُسوائی کی اتھاہ گہرائیوں سے نکال کر عزت و وقار بخشا۔ اسلام کے نور سے منوّر ہو کر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوّتِ قدسیہ کی برکت سے اس نے وہ ترقی کی کہ دُنیا محوِ حیرت ہے۔ پھر آپ نے ہر میدان میں صحابیاتؓ کے کارنامے بیان کئے۔ آپ نے بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سب سے پہلے ایمان لانے والی آپؐ کی محترم و عزیز بیوی حضرت خدیجہؓ ایک عورت ہی تھیں۔ عورت نے نہ صرف قبولیتِ اسلام میں پہل کی بلکہ بعض جلیل القدر صحابہؓ کے قبولِ اسلام کا بھی باعث بنی۔ چنانچہ حضرت اُمّ شریکؓ، حضرت اُمّ حکیم اور حضرت اُمّ سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہنّ جلیل القدر مبلغات تھیں جن کی مؤثر تبلیغ سے بہت سی خواتین و مرد دائرۂ اسلام میں داخل ہوئے۔

پھر صحابیاتؓ کے علمی کارنامے بیان کرتے ہوئے آپ نے بتایا کہ حضرت عائشہؓ، حضرت حفصہ، حضرت اُمّ سلمٰی اور حضرت اُمّ ورقہ رضی اللہ عنہنّ پورے قرآن کی حافظ تھیں۔ یہ مسلّم حقیقت ہے کہ صحابہؓ نے حضرت عائشہؓ سے نصف دین سیکھا۔

آخر میں آپ نے بتایا کہ ہماری پیدائش اور زندگی کا مقصد بہت اعلیٰ و ارفع ہے ہم نے اور ہماری نسلوں نے عظیم کارنامے سرانجام دینے ہیں۔ اگر ہم صحابیاتؓ کا نمونہ اختیار کریں تو ہم ایک انقلابِ حقیقی برپا کرنے والی بن سکتی ہیں۔

(باقی)

الفضل میں اشتہار دینا
کلیدِ کامیابی ہے

اعلاناتِ نکاح

۱۔ عزیزم چوہدری غلام سرور صاحب ابن مکرم چوہدری فیض رسول صاحب نمبردار چھوکر خورد کا نکاح ہمراہ عزیزہ طاہرہ جبیں صاحبہ بنت مکرم مولوی لال دین صاحب آف تاگڑیاں ضلع گجرات بعوض مبلغ پانچ ہزار روپیہ حق مہر مکرم ملک فضل کریم صاحب نے ۵ر جنوری ۱۹۷۷ء کو لاہور میں پڑھا۔

عزیزم چوہدری غلام سرور صاحب محترم چوہدری فضل داد صاحب نمبردار مرحوم آف چھوکر خورد کے پوتے ہیں اور عزیزہ طاہرہ جبیں صاحبہ ان کی نواسی ہیں۔

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اِس تعلق کو بابرکت اور مثمر بثمراتِ حسنہ بنائے آمین

(محمد بدرالدین صدر جماعت احمدیہ کیرانوالہ
ڈاک خانہ ماچھیوال براستہ لالہ موسیٰ ضلع گجرات)

۲۔ خاکسار کے بیٹے عزیزم طارق محمود ظہور ایم۔ ایس سی کا نکاح عزیزہ عابدہ خان بنت مکرم ممتاز احمد خان صاحب ساکن احمد نگر ضلع جھنگ کے ہمراہ مبلغ پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۹ر دسمبر ۱۹۷۸ء کو بعد نماز مغرب و عشاء مسجد مبارک ربوہ میں پڑھا۔

عزیزم طارق محمود ظہور مکرم چوہدری محمد بوٹا صاحب اعوان سیالکوٹی مرحوم کا نواسہ اور مکرم الطاف حسین خان صاحب شاہجہان پوری مرحوم کا پوتا ہے۔

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اِس رشتہ کو جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

الفضل کی توسیع اشاعت کے لئے دَورہ

خاکسار مینیجر الفضل کی حیثیت سے اخبار الفضل کی توسیع اشاعت کے سلسلہ میں کراچی، حیدر آباد، ملتان وغیرہ شہروں کی جماعتوں میں جا رہا ہے۔ امراء صاحبان، مربی صاحبان اور دیگر احبابِ جماعت سے درخواست ہے کہ وہ خاکسار کے ساتھ ہر ممکن تعاون فرما کر شکریہ کا موقع دیں۔ اخبار الفضل دراصل ایک ایسی روحانی نہر ہے جو احمدیت کی کھیتی کو سیراب کرنے والی ہے۔ اس کا ہر احمدی گھرانہ میں جانا تربیتِ اولاد کے لئے اشد ضروری ہے۔

(خاکسار گیانی عباد اللہ مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

درخواستِ دعا

میرے چچا محترم چوہدری علی محمد صاحب بی۔اے، بی۔ٹی ایک ہفتہ سے بعارضہ نمونیا بہت بیمار ہیں۔ کمزوری بڑھتی جا رہی ہے جس سے تشویش ہے۔ احباب دعائے صحتِ کاملہ فرمائیں۔

(عبدالرحمٰن شاکر۔ ربوہ)

ضرورت

عطاری و پنساری کے کام کے لئے ملازم کی ضرورت ہے۔

مینیجر ناصر دواخانہ
گولبازار ربوہ

نسخہ نامہ
اکسیر اپھارہ

فی پیکٹ -/۲ روپے۔ فی درجن -/۱۶ روپے فی گروس -/۱۹۲ روپے علاوہ بونس۔ دو درجن یا زیادہ پر ڈاک خرچ بذمّہ کمپنی۔ مکمّل فہرست ادویات مفت

کیور ریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ
(ڈاکٹر راجہ ہومیو) ربوہ
فون دفتر ۶۰۶
پروڈکشن برانچ ۶۰۷

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴